85043 ـ ولد زنا كا نسب اور اس پر مرتب ہونے والے احكام

سوال

اہل كتاب كى ايك اجنبى عورت سے بتيس برس قبل زنا سے ايك بچہ پيدا ہوا، اور جب اس كى عمر پچيس برس ہوئى تو وہ اپنے والدين كو تلاشك كرنے لگا وہ بچہ اخلاق حسنہ اور اچھے دل كا مالك ہے، اس نے ماں كو تلاش كر ليا، اور ايك ہفتہ قبل مجھے باپ كى صورت ميں تلاش كر ليا، اس كا ثبوت ڈى اين اے ٹيسٹ سے ملا ہے كہ اس كا باپ ميں ہوں.
ميں نے اكتيس برس قبل ايك مسلمان عورت سے شادى كى تھى اور اب اس ميں سے ميرے ايك بيٹى اور دو بيٹے ہيں، اور الحمد للہ ميرے چار پوتے اور نواسے بھى ہيں، اللہ نے مجھے ہدايت سے نواز اور ميں اللہ كے ڈر اور خوف كى طرف واپس پلٹ آيا، الحمد للہ اب ميں دينى امور كا التزام كرتا ہوں اور نماز روزہ اور زكاۃ كى بھى پابندى كر رہا ہوں، اور تين برس قبل ميں اور ميرى بيوى نے حج اور عمرہ بھى كر ليا ہے، اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ ہميں ہدايت اور توبہ پر قائم ركھے.
برائے مہربانى مجھے يہ بتائيں كہ آيا وہ نوجوان ميرى بيوى اور بيٹى كا محرم ہے، اور كيا وہ ميرى اولاد كا بھائى شمار ہو گا ؟
كيا ميں اسے اپنى فيملى كا ايك فرد شمار كروں، اس موضوع كے بارہ مكمل تفصيل كے ساتھ جواب ديں. ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم اللہ سے دعا گو ہيں كہ وہ ہمارى اور آپ كى بخشش فرمائے، اور اچھى توبہ اور اللہ سبحانہ و تعالى كى طرف رجوع كرنے كى توفيق دے، اور اپنے فضل و كرم سے ہم سب كو نيك و صالح اولاد عطا كرے.

يہ علم ميں ركھيں كہ توبہ اور ہدايت سب سے بہتر چيز ہے جس كى بندے كو دنيا ميں توفيق حاصل ہوتى ہے، اور ہم پر اللہ كى يہى سب سے عظيم نعمت ہے، اس ليے اس كا جتنا بھى شكر ادا كيا جا سكے كرنا چاہيے، اور اس كى تجديد كى حرص ركھنى چاہيے، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك دن ميں ايك سو بار توبہ و استغفار كيا كرتے تھے، جيسا كہ صحيح مسلم كى حديث نمبر (2702) ميں وارد ہے.

دوم:

غیر شرعی اولاد کو منسوب کرنے کے متعلق فقھاء کرام نے شرح و بسط کے ساتھ تفصیلا کلام کی ہے، ان کا کہنا ہے:

جس عورت سے زنا کیا گیا ہے اس کی دو حالتیں ہونگی:

پہلی حالت:

یا تو وہ شادی شدہ ہو یعنی کسی کی بیوی ہو، اس حالت میں جو بچہ بھی پیدا ہو گا وہ خاوند کی طرف منسوب کیا جائیگا کسی اور کی طرف منسوب نہیں، چاہے وہ یقینی طور پر کسی اور کا بھی ہو جس نے اس سے زنا کیا ہو، لیکن اگر خاوند اور بیوی کے درمیان لعان ہو جائے اور خاوند بچہ کا انکار کر دے تو اس صورت بچہ خاوند کی طرف نہی بلکہ ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا نہ کہ زانی مرد کی جانب.

دوسری حالت:

غیر شادی شدہ ہو:

اگر اس حالت میں زنا کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کو منسوب کرنے میں علماء کا اختلاف ہے آیا اسے زنا کرنے والے کی طرف منسوب کیا جائیگا یا کہ ماں کی طرف ؟

اس میں دو قول ہیں: ان دونوں کو دلائل کے ساتھ سوال نمبر (117) اور (2103) اور (3625) کے جوابات میں بیان کیا جا چکا ہے آپ ان کا مطالعہ کریں.

اس میں بیان ہوا ہے کہ: راجح یہی ہے کہ زانی کی طرف بچہ منسوب کرنا صحیح نہیں، اس لیے ولد زنا کو زانی کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں، بلکہ اسے بچے کی ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا، چاہے بچہ کسی معین زانی کے ہونے کا قطعی طور پر یقین بھی ہو.

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" علماء کرام کے اقوال میں صحیح قول یہی ہے کہ بچہ وطئ کرنے والے کی طرف اسی حالت میں منسوب ہو گا جب یہ وطئ صحیح یا فاسد یا شبہ نکاح میں ہو، یا پھر ملك یمین اور شبہ ملك یمین میں کی گئی ہو، تو اس حالت میں بچے کا نسب ثابت ہوگا اور وہ ایك دوسرے کے وارث ہونگے.

لیکن اگر وطئ زنا میں ہو تو پھر بچہ زانی کی طرف ملحق نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی اس کی طرف نسب ثابت ہوگا، اس بنا پر وہ اس کا وارث بھی نہیں بنےگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 387).

اور فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے:

" رہا ولد زنا تو اسے اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا، اور اگر اسکی ماں مسلمان ہو تو اس بچے کا حکم بھی باقی سارے مسلمانوں جیسا ہوگا، اور ماں کے جرم یا اس کی ماں کے ساتھ زنا کرنے والے کی جرم کی بنا پر نہ تو بچے کو عیب دیا جائیگا، اور نہ ہی اس کا مؤاخذہ.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 34).

سوم:

یہ معلوم ہے کہ نسب کے ثبوت کے نتیجہ میں بہت سارے احکام پر کلام کرنا پڑتی ہے، جس میں رضاعت اور پرورش اور ولایت اور اخراجات و نفقہ اور وراثت اور قصاص چوری کی حد اور حد قذف اور گواہی وغیرہ کے احکام.

جب راجح یہی ہے کہ ولد زنا کا زانی کے ساتھ نسب ثابت نہیں ہوتا، تو پھر غیر شرعی والد پر مندرجہ بالا احکام بھی ثابت نہیں ہونگے، بلکہ ان میں اکثر احکام کی متحمل ماں ہو گی.

لیکن غیر شرعی باپ (یعنی زانی) کے ایك چیز باقی رہتی ہے اور وہ حرمت نکاح کا مسئلہ ہے، عام اہل علم کے ہاں زنا سے پیدا شدہ بچے اور اس کے باپ اور اس کے رشتہ داروں کے مابین نکاح کی حرمت کے احکام ثابت ہونگے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آدمی کے لیے زنا سے پیدا شدہ بیٹی اور بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی اور زنا کی بھتیجی اور بھانجی سے پیدا شدہ کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے، عام فقہاء کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 485).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا زنا سے پیدا شدہ بیٹی کے ساتھ اس کا زانی باپ نکاح کر سکتا ہے ؟

جواب:

" الحمد للہ:

جمہور علماء كرام كا مسلك يہ ہے كہ اس سے شادى كرنى جائز نہيں، اور قطعى طور پر صحيح بھى يہى ہے " انتہى

ديكھيں: مجموع الفتاوى (32 / 134).

اور الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" انسان كے ليے زنا سے پيدا شدى بيٹى كے ساتھ نكاح كرنا حرام ہے، اس كى صراحت اس آيت ميں پائى جاتى ہے:

" حرام كى گئى ہيں تم پر تمہارے مائيں اور تمہارى بيٹياں "

كيونكہ حقيقى اور لغوى طور پر وہ اس كى بيٹى ہے، اور اس كے نطفہ سے ہى پيدا ہوئى ہے، اس ليے ابن زنا اپنى ماں پر حرام ہے، امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كى رائے يہى ہے، اور مالكيہ اور حنابلہ كا يہى مذہب ہے " انتہى

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (36 / 210).

چہارم:

اوپر جو كچھ بيان ہوا ہے اس كى بنا پر زنا سے پيدا شدہ آپ كے بيٹے كے ليے آپ كى بيٹيوں نے نكاح كرنا جائز نہيں، كيونكہ وہ اس كى بہنوں كے مقام پر ہيں اور اسى طرح آپ كى بيوى بھى.

ليكن اسكا يہ معنى نہيں كہ وہ ان كا محرم ہے اور ان كے ليے ان سے خلوت كرنا جائز ہوگا، يا پھر وہ اس كى موجودگى ميں پردہ نہ كريں، كيونكہ نكاح ميں حرمت سے ابدى حرمت لازم نہيں آتى جس سے خلوت وغيرہ مباح ہو جائے، يہ ايك زائد حكم ہے جو صرف شرعى محرم كے ليے ہى ثابت ہوتا ہے؛ اس ليے اس پر متنبہ رہنا ضرورى ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" محض حرام: يہ زنا ہے جس سے حرمت ثابت ہوتى ہے اور اس سے محرميت يعنى محرم بننا ثابت نہيں ہوتا، اور نہ ہى ديكھنا مباح ہو جاتا ہے " انتہى بتصرف

ديكھيں: المغنى (7 / 482).

یہ سب کچھ اس نوجوان سے حسن سلوک کرنے میں مانع نہیں، اور اسے مسلمان بنانے اور اس کو فیملی سے مربوط کرنے میں مانع نہیں بنےگا، لیکن صرف اتنا ہے کہ اسے زنا کرنے والے باپ کی جانب منسوب نہ کیا جائے، اور نہ ہی فیملی کی لڑکیاں اس سے پردہ کرنے میں کوئی تساہل اور کوتاہی کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو خیر و بھلائی اور سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .